[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 2.S.C.R

از عدالت عظمی

مغربی بنگال اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ اور دیگران

بنام

سمیر کے سارکر

17 ستمبر 1999

[جی بی پٹنائک اور امیش سی بینرجی، جسٹسز]

ملازمت قانون:

ہمدردی کی بنیاد پر تقرری — مغربی بنگال اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ آفس آرڈر 15.3.1993 — اس بنیاد کی فراہمی جس پر تقرری کا دعوی کیا جا سکتا ہے، لیکن کچھ معاملات میں تقرری پر پابندی لگانا اگر ملازم کی پیرانہ سالی کی مقررہ تاریخ سے دو سال کے اندر بنیاد پیدا ہو — منعقد، پابندی درست ہے — آفس آرڈر کو امتیازی نہیں کہا جا آئین ہند 14۔

مدعا علیہ نے، اپنے والد کی موت پر، جو اپیلینٹ الیکٹرسٹی بورڈ کے تحت ملازم تھے، ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے لیے درخواست دی۔ بورڈ نے درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ چونکہ ملازم کی پیرانہ سالی کی مقررہ تاریخ کے دو سال کے اندر موت ہو گئی تھی، اس لیے مدعا علیہ تقرری کا حقدار نہیں تھا۔ بورڈ نے ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے حوالے سے 15.3.1993 کے ایک دفتری حکم پر انحصار کیا۔ مذکورہ دفتر کے حکم نامے میں (i) ایسے ملازمین جن کی موت ملازمت سے اور اس کے دوران ہونے والے حادثے کی وجہ سے ہوئی تھی، (ii) ملازمت سے اور اس کے دوران ہونے والے حادثے کی وجہ سے مکمل طور پر معذور ملازمین، (iii) ملازمت کے دوران مرنے والے ملازمین، (iv) ملازمین کے لاپتہ ہونے کی اطلاع دی گئی اور (v) ملازمین کو پاگل قرار دیا گیا۔ شق (اے) میں مزید کہا گیا کہ جہاں شق (iii) کے تحت موت یا شق (iv) کے تحت واقعہ یا شق (v) کے تحت اعلامیہ پیرانہ سالی کی مقررہ تاریخ سے دو سال کے اندر رہا ہو، ملازمت کے کسی بھی معاملے پر غور نہیں کیا جائے گا۔ مدعا علیہ کی طرف سے دائر عرضی درخواست کو عدالت عالیہ کے واحد جج نے مسترد کر دیا تھا۔ لیکن ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ شق (i) اور (ii) کے معاملے میں نہیں بلکہ صرف شق (iii) سے (v) کے سلسلے میں ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کو نااہل کرنا امتیازی سلوک اور آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے، اور تقرری کے لیے مدعا علیہ کے معاملے پر غور کرنے کی ہدایت کی۔ ناراض ہو کر بورڈ نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد. 1: مغربی بنگال اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ آفس آرڈر مورخہ 15.3.1993 کی شق (a) میں موجود پابندی درست ہے۔ عدالت

عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ یہ پابندی آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔[678–ایف]

1.2۔آفس آرڈر کی شق (1)، (2) ملازمت سے اور اس کے دوران پیدا ہونے والی موت یا ملازمت سے اور اس کے دوران پیدا ہونے والی مکمل معذوری سے متعلق ہے جبکہ شق (3) اور (4) کا ملازمت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ایک معقول درجہ بندی ہے اور اس کے نتیجے میں یہ پابندی ہے کہ جب شق (3)، (4) اور (5) کے تحت معیارات کو پورا کیا جائے تو کسی بھی ملازمت پر غور نہیں کیا جائے گا، اگر اس طرح کے معیارات پیرانہ سالی کی مقررہ تاریخ سے دو سال کے اندر ہوتے ہیں تو اسے امتیازی سلوک نہیں سمجھا جا سکتا۔[E–678]

1.3۔مانا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کے والد کی موت پیرانہ سالی کی تاریخ سے دو سال پہلے ہوئی تھی، اور اس لیے مدعا علیہ 15 مارچ 1993 کے دفتر کے حکم نامے کے تحت رحم دلانہ تقرری کا حقدار نہیں ہوگا۔[D–678]

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار 1999: کی دیوانی اپیل نمبر 5343۔

1997 کے ایم اے ٹی نمبر 4271 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے مورخہ 30.6.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

وی آر ریڈی، اپچ کے پوری، ایس کے پوری، راجیش سریواستو اور اجوال بنرجی اپیل گزاروں کے لیے

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس اجازت دی گئی۔

مغربی بنگال اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ 1997 کے ایم اے ٹی نمبر 4271 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 30 جون 1998 کے فیصلے کے خلاف اپیل میں آیا ہے جس کے تحت عدالت عالیہ نے اپیل گزاروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کے لیے نجی مدعا علیہ کے معاملے پر غور کریں۔ مذکورہ مدعا علیہ کے والد، سمیر کمار سرکار ریاستی بجلی بورڈ کے تحت ایک ملازم تھے اور وہ 29 نومبر 1996 کو 56 سال 10 ماہ اور 15 دن کی عمر میں انتقال کر گئے، جو کہ پیرانہ سالی پر ان کی پیرانہ سالی کی مقررہ تاریخ سے دو سال کے اندر تھا۔ جب مدعا علیہ نے ہمدردی کی بنیاد پر ملازمت کے لیے استدعا دی تو بورڈ نے اس کی استدعا کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ ہمدردی کی تقرریوں سے متعلق قواعد کے تحت، اگر ملازم پیرانہ سالی کی مقررہ تاریخ سے دو سال کے اندر پیرانہ سالی پر مر جاتا ہے تو کوئی تقرری نہیں دی جا سکتی۔ اس لیے مدعا علیہ نے ایک عرضی درخواست دائر کی اور فاضل جج نے قواعد کے پیش نظر اسے مسترد کر دیا۔ مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں اپیل کی۔ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ اس نتیجے پر پہنچی کہ اگر ملازم کی پیرانہ سالی کی تاریخ سے دو سال کے اندر صرف شق (iii)، (iv) اور (v) کے سلسلے میں موت ہو جاتی ہے اور شق (i) اور (ii) کی صورت میں نہیں تو ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کو نااہل قرار دینے کا التزام امتیازی سلوک اور آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے حکم کے اس حصے کو کالعدم قرار

دے دیا اور رحم دلانہ تقرری کے لیے مدعا علیہ کے معاملے پر غور کرنے کی ہدایت کی۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ مدعا علیہ کے والد کی موت بیماری کی وجہ سے ہوئی تھی اور یہ پیرانہ سالی کی تاریخ سے دو سال کے اندر تھی۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب وی آر ریڈی نے دعوی کیا کہ رحم دلانہ تقرری کا تصور خود ایک صوابدیدی ہے۔اس طرح کی تقرریوں کے لیے کوئی قانونی قاعدہ نہیں ہے، جو متوفی ملازم کے ایل آر پر قابل نفاذ حق فراہم کرتا ہے۔اس طرح کی رحم دلانہ تقرری دینے کا خیال یہ ہے کہ ملازمت میں مرنے والے ملازم کے بچے سڑک پر بے سہارا نہ ہوں اور اچھی زندگی گزار سکیں۔اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کئی رہنما خطوط/معیارات طے کیے گئے ہیں۔زیر بحث پابندی شق (i) اور (ii) پر کیوں لاگو نہیں ہوتی بلکہ شق (iii)، (iv) اور (v) پر لاگو ہوتی ہے جس کی وجہ شق (i) اور (ii) میں ظاہر کردہ مقصد کے لیے ہے، ملازمت سے پیدا ہونے والے حادثے کی وجہ سے موت اور ملازمت کے دوران حادثے کی وجہ سے مکمل معذوری جبکہ شق (iii)، (iv) اور (v) کے تحت موت کسی بھی طرح سے ملازمت سے منسلک نہیں ہے اور اس لیے زیر بحث درجہ بندی کے لیے ایک معقول بنیاد موجود ہے۔اور عدالت عالیہ کو اس نتیجے پر پہنچنا جائز نہیں تھا کہ اس طرح کی درجہ بندی امتیازی ہے۔اپیل گزاروں کے فاضل وکیل، مسٹر وی آر ریڈی کی طرف سے اٹھائے گئے دلیل کی تعریف کرنے کے لیے، متعلقہ دفتر کے حکم کا حوالہ ذیل میں دیا گیا ہے :

"بورڈ مندرجہ ذیل حالات میں متوفی ملازم کے منحصر فرد کی ملازمت پر غور کرنے کے لیے التزام کرنے پر راضی ہے اور جیسا کہ ذیل میں ذکر کیا گیا ہے:

(i) ملازمت سے پیدا ہونے والے حادثے کی وجہ سے کسی ملازم کی موت کی صورت میں؛

(ii) ملازمت کے دوران اور اس سے پیدا ہونے والے حادثے کی وجہ سے مکمل طور پر معذور ملازمین۔

(iii) کام کے دوران مرنے والے ملازمین؛

(iv) بورڈ کی طرف سے مقرر کردہ رسمی کارروائیوں کی پابندی کے تابع ملازمین نے لاپتہ ہونے کی اطلاع دی۔

(v) مناسب اتھارٹی کے ذریعہ ملازمین کو غیر ذمہ دار قرار دیا گیا۔

تاہم، مندرجہ ذیل حالات میں کسی بھی ملازمت پر غور نہیں کیا جائے گا:

(a) جہاں مذکورہ بالا (iii) کے تحت موت یا (iv) کے تحت واقعہ یا (v) کے تحت اعلامیہ متعلقہ ملازمین کی پیرانہ سالی پر پیرانہ سالی کی مقررہ تاریخ سے دو سال کی کارروائی میں ہوتا ہے۔

(b) جہاں متوفی کا انحصار کرنے والا، متاثرہ ملازم پہلے سے ہی بورڈ کی ملازمت میں ہے، اس طرح کی ملازمت حاصل کرنے کی تاریخ سے قطع نظر۔

ملازم کی موت کی صورت میں رحم دلانہ تقرری کے لیے فراہم کردہ مختلف شقوں کا تجزیہ اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ شق (1)، (2) ملازمت سے اور اس کے دوران پیدا ہونے والی موت یا ملازمت سے اور اس کے دوران پیدا ہونے والی مکمل معذوری سے متعلق ہے جبکہ شق (3) اور (4) کا زیر بحث ملازمت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ہم اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر وی آر ریڈی کی اس دلیل میں کافی طاقت پاتے ہیں کہ ایک معقول درجہ بندی ہے اور اس کے نتیجے میں یہ پابندی ہے کہ جب شق (3)، (4) اور (5) کے تحت معیارات کو پورا کیا جائے تو کسی بھی ملازمت پر غور نہیں کیا جائے گا، اگر اس طرح کے معیارات پیرانہ سالی کی مقررہ تاریخ سے دو سال کے اندر ہوتے ہیں، تو اسے امتیازی سلوک نہیں سمجھا جا سکتا۔ لہذا، عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دینے میں مکمل غلطی کی کہ یہ پابندی آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔ ہم، اس کے مطابق، عدالت عالیہ کے مذکورہ نتیجے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ شق (اے) میں موجود پابندی درست ہے۔ اس تسلیم شدہ موقف پر کہ مدعا علیہ کے والد کی موت 29 نومبر 1996 کو ہوئی جو کہ پیرانہ سالی کی تاریخ سے دو سال کے اندر ہے، مدعا علیہ 15 مارچ 1993 کے دفتر کے حکم کے تحت رحم دلانہ تقرری کا حقدار نہیں ہوگا جو اس طرح کی تقرری کے معیار سے متعلق ہے۔ لہذا ہم کلکتہ عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ مدعا علیہ کی جانب سے کوئی پیشی نہیں ہے، اس لیے اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

آر۔ پی۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document